دیوان غنی کشمیری ــــ قدیم ترین نسخہ

پروفیسر غلام محمد شادؔ

مُلا محمد طاہر (اشائی) غنی کشمیری کی سوانح عمری اطمینان بخش تفصیل کے ساتھ مرتب کرنا اور ان کے آثار و تصانیف کی سیر حاصل تدوین و ترتیب کا صدیوں کا موئجل قرض کشمیری فارسی ادب کے علماء اور شائقین ہنوز ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں ہمارے دانشوروں کے لئے باعث شرمندگی ہیں۔ اس مخصوص سلسلے میں جو کام آج تک ہوا ہے۔ وہ مطبع مصطفائی اور منشی نولکشور کے کام کا ہی اعادہ ہے [1] یہ مضمون نگار فارسی زبان د

---

[1] جموں و کشمیر کلچرل اکادمی نے محمد امین داراب کا مرتب کردہ دیوان غنی کسی نامعلوم سال میں طبع کرا کے شائع تو کیا لیکن یہ بھی اتنی عجلت اور روا روی میں ہوا ہے کہ اس پر سال طباعت بھی درج نہیں ہے اسکے بعد مینگ صاحب کی سربراہی میں اکادمی نے ڈاکٹر ریاض احمد شیروانی کی تصنیف "غنی کشمیری۔ احوال و آثار و بیک اشعار" چھپوائی جس سے ایک محدود طبقہ ہی مستفید ہوگا کیونکہ یہ فارسی میں تصنیف کی گئی ہے اگر اس کا ترجمہ بھی اردو میں کیا گیا ہوتا، تو غنی ـــ کو اکثر غیر فارسی داں لوگ ـــ پڑھ سکتے تھے۔ پھر بھی یہ بہت وقیع کتاب ہے یہ کتاب مارچ ۱۹۷۲ء میں چھپ چکی ہے۔

Scanned with CamScanner

ادب کا ایک معمولی اور بے بضاعت طالب علم ہے اور نہایت ہی آبلہ پائی اور خستگی کے ساتھ وادی خار مغیلان کا رہ نورد ہے۔ شوق اگرچہ ہر رنگ رقیب سر و سامان ہے لیکن اس کے باوجود رہوار عزم و ارادہ کیلئے مسلسل مہمیز بھی ہے اور خامہ خاموش کیلئے صریر نوا سر دش بھی۔

غنی کشمیری کے آثار و احوال سے متعلق نقل در نقل ٹائپ کے کئی مضامین مختلف رسائل میں پہلے بھی چھپ چکے ہیں۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے غنی پر اولین لکھنے والوں میں سے ـــــــ مورخ اسلام مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی سرفہرست ہیں۔ جن کے غنی پر لکھے ہوئے ایک مضمون کی پہلی قسط رسالہ مخزن لاہور کے ماہ فروری ۱۹۱۹ء کے شمارہ میں چھپی تھی۔ (رسالہ کے ایڈیٹر مولانا تاجور نجیب آبادی تھے جو خان صاحب کے ہم وطن اور دوست تھے) اس کے مابعد مرحوم اکبر شاہ خان صاحب نے منشی محمد دین فوق کشمیری کے مسلسل اصرار پر پہلی قسط والے مضمون پر اضافہ کر کے ایک مقالہ کی صورت میں فوق صاحب کے حوالے کیا جنہوں نے اسے 'مولانا ـــ غنیؒ' کے عنوان سے ایک کتابچہ کی صورت میں مارچ ۱۹۱۹ء میں ظفر برادرس پبلشرز۔ و بک سیلرس۔ لاہور کے ذریعہ طبع کرایا۔ (مضمون نگار کی ذاتی لائبریری میں اس کی ایک کاپی موجود ہے)

مضمون نگار کے ذاتی کلیکشن میں فارسی، عربی، اردو وغیرہ علم و ادب کے بارے مطبوعہ کتب کے علاوہ مخطوطات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ جیسے ابو ابراہیم اللہ یار بن حاجی محمد باشندہ بلخ۔ تخلص نصیبی اور عشاق کی غزلیات کا ایک واحد نامکمل نسخہ، ملا محمد سعید اشرف مازندرانی کا مختصر (نامکمل) دیوان، نامکمل دیوان شوکت، مکمل دیوان ملا جامی، بیخود لاہوری ف ۱۰۸۹ھ دیوان صائب، ابو طالب کلیم کے دو دیوان (ایک کلیم کی وفات ۱۰۶۱ھ سے بارہ سال پیشتر یعنی ۱۰۴۹ھ میں تحریر کیا گیا ہے۔ دوسرا ۱۱۱۱ھ میں) دیوان حافظ کے دو نامکمل نسخے، وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ انہی میں آج سے تقریباً تیرہ سال قبل دیوان غنی کے ایک نسخے کا بھی اضافہ ہو گیا۔ بہت مدت سے میں اس کا ایک تفصیلی تعارف تحریر کرنے کا ارادہ باندھ رہا تھا لیکن

اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا' ارادہ عملی صورت نہیں پا سکا اور اب کُلّ امرٍ مرہونٌ باوقاتِھا کے مصداق' رہوارِ ارادہ کو مہمیز ملا' تو ارادہ اس مضمون کے پیکر میں ڈھل گیا۔

میرے ذاتی کلیکشن میں موجود دیوان غنی کشمیری کا جو خطی نسخہ ہے اس کا تفصیلی تعارف معہ وضاحت مندرجہ ذیل ہے:۔

سائز ۵½" × ۷½" (موجودہ حالت میں) جلد چرمی

فولیوز اِکاون (۵۱) صفحات ایک سو ایک تحریر شُدہ

خط:۔ شکستہ اور صاف نستعلیق اور شکستہ آمیزی' آخری خط میں بہت کم مواد تحریر کیا گیا ہے اندازہ ہے کہ نسخہ ایک ہی کاتب نے فرصت کے اوقات میں تحریر کیا ہے یہ خطی نسخہ پہلے صفحے سے لیکر آخری صفحے تک صحیح' مکمل اور درست حالت میں موجود ہے۔ اس کا کوئی بھی صفحہ یا ورق ضائع نہیں ہوا ہے۔ ہر صفحے کے چاروں طرف مذہب خطوط سے حد بندی کی گئی ہے۔ صفحے کے تین طرف حواشی چھوڑ دئے گئے ہیں۔ ہر صفحہ کو دو ہلکی سی متوازی لکیریں بیچ میں تقسیم کرتی ہیں۔ ان ہی منقسم دو حصوں میں غزل یا متفرقہ اشعار درج کئے گئے ہیں۔ جو نسخے کا متن ہے۔ چند غزلیں حواشی پر بھی تحریر ہوئی ہیں اور کہیں کہیں متفرقہ اشعار بھی ایسے ہی درج ہوئے ہیں اس سے کاتب مسودہ کا یہ ارادہ نظر آتا ہے کہ وہ غنی کشمیری کے کلام کو حتی الوسیع طریقے پر جمع کرنے کی کوشش میں مصروف رہا۔

اس دیوان میں اشعار درج شدہ کی کل تعداد ایک ہزار چار سو چھیانوے ہے۔ متن کے اندر تیرہ سو اکانوے اور حاشیہ پر ایک سو پانچ شعر درج ہیں۔ سارا مسودہ بہ آسانی پڑھا جا سکتا ہے خط واضح ہے اور روشن ہے۔ مسودے کے اختتام پر کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ لیکن ترقیمہ واضح طور پر تحریر کیا گیا ہے' جو عربی عبارت میں ہے اور ساتھ ہی سنہ ہندسوں میں بھی دیا گیا ہے ترقیمہ یہ ہے:۔

تمت تمام شد فی التاریخ ۶، شہر شعبان المعظم سنہ الف و تسع اربعون ۱۰۴۹ھ

۱۰۷۰ھ مطابق ہے ۱۶۶۰ء سے۔ مسودہ میں پہلی اور دوسری غزل کلچرل اکادمی کے مطبوعہ دیوان غنی سے مکمل مطابقت رکھتی ہے ان دونوں غزلوں کے مطلع یوں ہیں۔

جنونی کو کہ از قید خرد بیرون کشم پارا   کنم زنجیر پائے خویشتن دامان صحرا را

میارا ے بخت بہر غرق ما در شور دریارا   پر ماہی مگرداں بادبان کشتی مارا

اور آخری صفحہ نمبر ۱۰۱ پر ترقیمہ سے پہلے یہ شعر درج ہے۔

سالک نہ رسد بے مدد پیر بجائے   بے زور کماں رہ نبرد تیر بجائے

ترقیمہ کے بعد "رباعیات غنی" کا صرف عنوان لکھا ہوا ہے لیکن پھر کوئی رباعی نہیں لکھی گئی ہے اسی آخری صفحہ کے بائیں طرف کے حاشیہ زیرین پر جو عبارت تحریر کی گئی ہے۔ اس کی بچی ہوئی عبارت آسانی کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے" العبد فقیر ملک شہد...... بموجب متن قبول ...." جو اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ کسی "ملک ....." نے کسی اور نسخے سے زیر بحث نسخے کو نقل کیا ہے۔

اس نسخہ خطی کے بارے میں دیگر ضمنی لیکن اس کی اہمیت و قدامت کے شاہدین ناطق کی حیثیت کے حامل' تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

مسودہ کے فولیو نمبر ۵ پر کسی "ولی" کی تاریخ ولادت یوں درج ہے۔

سنہ الف و دو بست و سی و دو سال   شد تولد ولی نیک خصال

ہم محمد رسولؐ فکر نمود   ہاتفی گفت چیست طول مقال

اس قطعہ تاریخ سے جو تاریخ بنتی ہے وہ اس طرح ہے۔

۱۔ الف = ۱۰۰۰
دو لبست = ۴۰
سی و دو = ۳۲

(مجموعہ) ۱۰۷۲ھ۔ جو عیسوی سن ۱۶۶۲ء کے مطابق ہے۔

۲۔ فولیو نمبر ۷ کے حاشیہ پر شنگرفی روشنائی سے الگ الگ حروف میں یہ

شعر لکھا ہوا ہے۔

آمد نقیر بے نوا بر درگہت بہر شفا
رحمی بکن بہر خدا یا شاہ جیلان المدد

۳۔ فولیو نمبر ۱۶ پر دو مہریں ثبت شدہ ہیں ایک "محمد صالح نور دین"۔ تاریخ و سن ناقابل خواندن اور دوسری مہر ہے "یا رسول ﷺ ۱۲۱۳ھ"

۴۔ فولیو ۲۱ پر "نورالدین احمد شاہ ۱۱۰۳ھ" مہر ثبت ہے۔

۵۔ فولیو ۳۹ پر دو مہریں "محمد صالح نور دین" ثبت ہیں۔ ان کا سن ناقابل خواندن ہے۔

۶۔ فولیو ۴۷ پر ایک چھوٹی سی مہر ثبت ہے مگر نہیں پڑھی جا سکی۔

۷۔ فولیو ۵۱ پر خط شکستہ آمیزی میں کسی کا نام اور ولدیت تحریر ہے لیکن بہت کوشش کے بعد اور محدّب شیشہ کے ذریعہ بھی پڑھا نہیں جا سکا۔

زیر بحث نسخہ خطی (جسے میں آئندہ صفحات میں حوالے کیلئے "ن ش" نام کے ساتھ لکھوں گا) ۱۰۴۹ھ یعنی ۱۶۴۰ء میں کتابت کیا گیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ غنی کشمیری اُس وقت بقید حیات تھے اِس زیر بحث نسخہ کی کتابت کے بعد وہ انتیس/تیس سال تک زندہ تھے اور ۱۰۷۹ھ مطابق ۱۶۶۹ء میں وفات پا گئے۔ اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے مفروضے اور تذکرہ نویسوں کی کہانیاں (خصوصاً غیر کشمیری اور کشمیر سے باہر کشمیری نژاد لکھنے والوں کی) اور سنی سنائی باتیں اور مفروضے غلط اور بالکل غلط ثابت ہوتے ہیں۔
اس مخصوص بارہ میں میرا ذاتی اندازہ یہ ہے کہ اگر دیوان غنی کے تمام خطی نسخوں اور مختلف خطی تذکروں کو بہ غور و دقت نظر پرکھا اور پڑھا جائے، تو بالکل مستند اور مطبوعہ قسم کی سہل انگاریوں سے مکمل طور پر مختلف حقائق سامنے آجائیں گے۔ ہمارے ہاں مگر بدقت تحقیق و جستجو ـــ صبر آزما ہونے کی وجہ سے زود شہرت و دولت طلب طبیعتوں کو راس نہیں آتا ہے۔
کاش کشمیر یونیورسٹی کا شعبۂ فارسی بطور ایم فل/پی ایچ ڈی کسی اسکالر (جو صاحب

ذوق و استعداد ہو اور عاشق غنی کشمیری ہما کے ذریعہ اپنی نگرانی میں یہ مہتم بالشان کام کرا کے غنی دوستی کا بھرم رکھتا۔ محمد امین داراب کے جمع کئے ہوئے دیوان غنی، ڈاکٹر ریاض احمد شیروانی کے منتخب کردہ اشعار غنی (در احوال و آثار و سبک اشعار غنی) پیر حسام الدین راشدی (تذکرۂ شعرائے کشمیر بخش دوم) تذکرہ شعرائے کشمیر تالیف اصلح متخلص میرزا (بہ تصحیح و حواشی پیر حسام الدین راشدی) "مولانا غنی" سوانح غنی از مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ وغیرہ کے مطالعہ کے بعد راقم الحروف اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ غنی کشمیری کے دیوان کی اطمینان بخش ترتیب صحتِ متن کے ساتھ ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔

زیر بحث نسخہ خطی (یعنی نسخۂ شاد = ن ش) میں اشعار کی ایسی اچھی خاصی تعداد ہے جو دیوان غنی مطبوعہ کلچرل اکاڈمی سرینگر میں شامل نہیں ہیں۔ان زاید اشعار کی وجہ سے بھی ن ش کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔اب وہ اشعار ملاحظہ ہوں جو نسخہ "ش" میں زاید ہیں۔ع۱

۱۔ تر نجی گر ز طبعم در شکایت جستہ معنی ہا ۔۔۔ اگر خواہی بہ پیشت می فریم بستہ معنی ہا

فولیو ۵/راست

۲۔ نصیبے نیست از اہل کرم برگشتہ بختاں را ۔۔۔ کہ ہرگز پُر نسازد کاسۂ گرداب را دریا

فولیو ۷/راست

۳۔ جائے روباہ دلاں نیست غنی کوچۂ عشق ۔۔۔ بیٔ ایں بیشہ پُر خوف دم شمشیر است

ف :۔ ۱۹/چپ

۴۔ ہر کس کہ کرد آئینہ دل ز زنگ پاک ۔۔۔ روشن شود برادکہ درون و برون یکیست

ف :۔ ۱۹/ پچ

۵۔ نیست تقصیری مرا اگر شعر من پیچیدہ است ۔۔۔ بی سخن نہماں سخن بر خویشتن پیچیدہ است

ف :۔ ۱۹/ پچ

ع۱ یعنی میرے ذاتی خطی نسخے میں

۶۔ کرد از اشارۂ کمر دلبراں دو نیم　　تیغی چو تیغ ابروئے او موشگاف نیست

ف:- ۱۹/ پ ح

۷۔ چرا صیاد غافل شد ز نقش پائے طاؤسم　　کہ بہر صید مرغاں حلقۂ دامست ......؟

ف:- ۱۹/ پ ح

(یہ شعر اس غزل کا ایک شعر لگتا ہے جو مطبوعہ دیوان (کلچرل اکادمی) کے صفحہ ۱۰۰ پر تیسرے نمبر پر درج ہے۔ لیکن میرے نسخہ خطی میں اس کا دوسرا مصرعہ نامکمل ہی تحریر ہوا ہے)

۸۔ ز سیل چشم مادر عالم خاک　　غباری گر بود در خاطر ماست

ف:- ۲۰/ ر

۹۔ ہیچ گہ لب نکند باز بہ دشنام رقیب　　من بہ تنگ آمدم از یار کہ گویا دہنش نیست

ف:- ۲۱/ ر

۱۰۔ شوق دیدار خود ز خویشش برد　　باید آئینہ را ز پیشش برد

ف:- ۲۶/ ر

۱۱۔ غنی از تنگ ظرفاں راہ میماند نہاں آخر　　اگر چوں شیشۂ ساعت نفس در سینہ می گردد

ف:- ۲۶/ ر

۱۲۔ غنی از تنگ ظرفاں نمی ماند نہاں آخر　　اگر چوں شیشۂ ساعت نفس را در سفر دارد

ف:- ۲۸/ پ ح

۱۳۔ دریں ماتم سرای پر شر و شور　　لب خنداں ندیدم جز لب گور

ف:- ۳۶/ ر

۱۴۔ مے از فراق تو خونی است مردہ در کام　　صدائے نوحہ بگوش آید از لب جامم

ف:- ۴۲/ ر

۱۵۔ دہن از خندہ وارد باز چوں نرگس ہر انگشتم　　فرح بخش است مے چنداں کہ تا ساغر بکف دارد

________ ف:۔ ۴۴/پ

۱۶۔ سوز داغِ دل ما دفع نشد از مرہم　　گرمی شمع ز کافور نمی گردد کم

________ ف:۔ ۴۴/پ

۱۷۔ نزد ارباب تواضع بہ تواضع تن دہ　　پیش محراب ہماں بہ کہ کنی خود راگم

________ ف:۔ ۴۴/پ

۲۴۔ شرف ذات بہ تقلید نہ گردد حاصل　　گاو خر را نکند خوردن گندم آدم

۲۵۔ سیر ایں غم کدہ کردیم ز تا ماہی　　ہیچ کس نیست کہ بیداغ بود در عالم

۲۶۔ می شود نالِ قلم سوختہ چوں رشتہ شمع　　حرفِ سوزِ دلِ خود چو در آرم برقم

۲۷۔ کف دریا نشود پنبہ داغ ماہی　　ہر کہ مفلس نکند تکیہ بر اربابِ کرم

۲۸۔ ہست روئیش گل روئے سبد باغِ وجود　　گرچہ باشد دہنش غنچۂ گلزار عدم

________ ف: ۴۴/پ

۲۹۔ از تغافل حرف ما نشنیدہ ما شرمندہ ایم　　یار را انگشت در گوش است ما را در دہان

________ ف: ۴۹/پ

۳۰۔ با سایہ ترا نمی پسندم　　عشق است و ہزار بدگمانی

________ ف: ۲۷/پ۔ برحاشیہ بخطِ شکستہ

میرے خطی نسخہ اور جموں و کشمیر کلچرل اکادمی کے مطبوعہ دیوان غنی میں کہیں کہیں اشعار کے متن میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ معمولی باتوں کو نظر انداز کر کے نسخہ خطی اور اکادمی کے مطبوعہ دیوان غنی میں جو نمایاں افراق ہیں ان کی تفصیل بہ شرح ذیل ہے (صفحات اور غزل و اشعار کے نمبروں کا حوالہ مطبوعہ دیوان کا ہے)

غزل ع۲ صت۶۰ :۔ "شبیہ" کے بجائے خیال :۔ تو اند صورتے دادن خیال آں پری رو را

غزل ع۵ ص۶۰ :۔ مصرعہ دوم مطلع کا :۔ بجائے کعبہ" لعل"

غزل ع۹ شعر۸ "مردن گر" کے بجائے بعد مرگ من

غزل ع۱۰ مصرعہ دوم مطلع کا : "خانہ یک" کے بدلے "صورت یک آشیانہ را"

غزل ع۱۹ ص۶۴ دوسرا شعر : گویار مخواں کے بدلے "گو باز مخوان"

غزل ع۱۹ ص۶۴ چوتھا شعر" بتراشید" کے بدلے "بتراشند"

غزل ع۲۶ ص۶۹ تیسرا شعر : سدِ راہ کے بدلے بندِ راہ

غزل ع۳۵ ص۷۳ مطلع : بریزش زیر بار خورد در آور کے بدلے "بریزش می تواں تسخیر کردن

ص۷۷ دوبیتی : پہلا شعر اربابِ تلوُّن کے بدلے اربابِ تموُّل

ص۷۷ آخری دوسرا شعر : "زخمم اثر مرہم کافور ندارد" کے بدلے "چشمم اثر مرہم زنگار ندارد"

ص۸۱ سہ بیتی دوسرا شعر : "بہ پیچم چوں قلم کے بدلے "بہ پیچم چوں رقم"

ص۹۲ غزل ردیف عندلیب شعر۵ در زمین پاک عشق کے بدلے در زمین عشق پاک

ص۹۲ غزل ردیف عندلیب شعر۱۰ از گلہائے مضمون گلشنی کے بدلے از مضمون رنگین گلشنی

ص۱۰۰ شعر۵ "پنبہ ہائے گوش" کے بدلے "پردہ ہائے گوش"

ص۱۰۱ شعر۱۳ آسیا مپرس کے بدلے آسیا بپرس

ص۱۰۵ شعر۶ جوہر ذاتش کے بدلے جوہر دانش

ص۱۰۷ شعر۴ زچشم پَرَد کے بدلے زِ چشم بُرد

ص۱۱۰ شعر۵ از سر کے بدلے از رَہ

ص۱۱۰ شعر۵ مصرعہ دوم گر بدانم کے بدلے گر ندانم

ص۱۱۱ شعر۶ جیب یار کے بدلے جیب باغ

ص۱۱۲ شعر۶ غنچہ ہا تا دامن کے بدلے غنچہ ہا در دامن

ص۱۱۳ شعر۶ سجدہ کے بدلے سبحہ

Scanned with CamScanner

ص۱۱۵ شعر۷ بگویند کے بدلے نگویند

ص۱۱۶ شعر۸ غنی زیر زمین کے بجائے غنی روئے زمین

ص۱۱۹ شعر۴ بذل کے بجائے جوُد

ص۱۲۰ شعر۵ بے سپر چو بُود کے بجائے بے سپر کر بُود

ص۱۲۳ شعر۶ گلُ بہ بستانِ ہُنر کے بجائے گل بُستان ہُنر

ص۱۲۵ شعر۹ دام را خط لبِ بام کے بجائے دام را تا ز خطِ جام

ص۱۲۶ شعر۸ نشانے نیست کے بجائے نشاطے نیست

ص۱۳۰ شعر۱ در کار عیش کے بدلے در کار عشق

ص۱۳۰ شعر۱۰ معنی ہائے مشکل کے بجائے معنی ہائے رنگین

ص۱۳۲ شعر۸ چہرۂ ماشہ کے بجائے چہرۂ پاشہ

ص۱۳۳ شعر۴ کہ نشانند کے بدلے کہ نشینیم

ص۱۳۳ شعر۱۰ گر بہم کے بجائے چوں بہم

ص۱۳۳ شعر۱۱ من بر کے بدلے مظفر

ص۱۳۴ شعر۲ سر پرواز کے بجائے پرِ پرواز

ص۱۳۴ شعر۳ "یارب ایں در بہ جہاں بر رُخ کس باز مباد" کے بدلے "یارب ایں در بُرخ کس بہ جہاں باز مباد"

ص۱۳۵ آخری شعر بُود گر کے بجائے اگر شد

ص۱۳۶ شعر۴ بہ سرمائے کے بدلے بسر پائے

ص۱۳۶ شعر۵ ہیچو بہ کے بدلے ہیچو زر

ص۱۳۶ شعر۶ زدد زِ دوش کے بدلے خرقہ زِ دوش

ص۱۳۷ شعر۷ ہیچو موراں کے بجائے ہیچو مورِ

ص۱۳۷ شعر۲ انگشتے کے بدلے انگشت

Scanned with CamScanner

ص۱۳۷ شعر ۳ پیکر مانند کے بدلے پیکر ماہند

ص۱۳۸ شعر ۱ صہبائے بے ہوشی کے بجائے صہباز بے ہوشی

ص۱۳۸ شعر ۶ راہ تجرید کے بدلے راہ عشقت

ص۱۳۹ شعر ۹ سخن ماو بہ افلاک رسید کے بدلے سخنم راکہ بہ افلاک رسید

ص۱۴۰ شعر ۲ رنگ کے بدلے عکس

ص۱۴۰ شعر ۵ آہم کر' کے بجائے آہم چہ

ص۱۴۳ شعر ۸ آید از تار نفس کے بدلے آیدم تاز نفس

ص۱۴۳ شعر ۱۰ بخاک فتند کے بجائے بخاک افتند

ص۱۴۹ شعر ۸ در خاطر ما می گرد کے بجائے در خاطر من جا کر داست

ص۱۵۱ شعر ۵ ہر کہ شد کے بجائے عاقبت

ص۱۵۱ آخری شعر خانہ از کے بجائے خانۂ

ص۱۵۳ شعر مصرعہ دوم: نفس در سینہ می وزدند کے بجائے نفس را در سفر دارد

ص۱۵۹ شعر ۱ بہ کارگاہ کے بجائے بہ بارگاہ

ص۱۶۰ شعر ۲ خوش دکانی گرم کرد کے بجائے خوش دکانی می دہد

ص۱۶۰ شعر ۶ گر بہ مضمون کسے کے بجائے گر بہ مضمونم

ص۱۶۱ شعر ۳ خبر می آید کے بجائے مگر می آید

ص۱۶۱ شعر ۳ می میرد کے بجائے گل گردد

ص۱۶۲ شعر ۶ آبلۂ پیدا کرد کے بجائے آبلہ ہا پیدا شد

ص۱۶۲ شعر ۶ بیا بد از سعی کے بجائے نیا بد از سعی

ص۱۶۳ شعر ۱ ساز د گرم کے بجائے دارم گرم

ص۱۶۴ شعر ۱ ہلال کے بجائے نگار

Scanned with CamScanner

ص۱۶۵ شعر ۱ اول کام کے بجائے اول گام

ص۱۶۹ شعر ۱ عناصر کے بجائے نمایاں

ص۱۶۹ شعر ۳ جامۂ کے بجائے جامہ رابے

ص۱۶۹ شعر ۵ "درمزاج خشک زاہد بسکہ افیوں کردکار" کے بجائے "بسکہ زہد خشک در زاہد چو افیوں کرد کار

ص۱۶۹ شعر ۹ چوں خودے کے بجائے بدست خوئے خود

ص۱۷۱ شعر ۱۰ تن بہ مُردن کے بجائے دل بہ مُردن

ص۱۷۱ شعر ۱۲ نیست جز کے بجائے نیست چوں

ص۱۷۲ شعر ۵ دانہ چیں از کے بجائے دانہ چینِ

ص۱۷۳ شعر ۱۱ بپائی کے بجائے بزیر

ص۱۷۸ شعر ۳ بیداد کے بجائے فریاد

ص۱۷۸ شعر ۱۱ نِکوئیش کے بجائے بر کوئیش

ص۱۷۸ شعر ۱۲ ناز کے بجائے یار

ص۱۷۹ شعر ۲ بقید کے بجائے مقیم

ص۱۸۲ شعر ۲ کشادہ است کے بجائے کشودہ است

ص۱۸۳ شعر ۳ کز کے بجائے کہ

ص۱۸۷ شعر ۵ منقارم کے بجائے درکارم

ص۱۹۰ شعر ۱ در کے بجائے از

ص۱۹۰ شعر ۴ زنان کے بجائے زبان

ص۱۹۰ شعر ۷ باشد کے بجائے باشم

ص۱۹۰ شعر ۸ چوں میشویم دائم کے بجائے چوں میوہ ایم در باغ

ص۱۹۱ شعر ۹ بیدردی کے بجائے بیدادی

Scanned with CamScanner

ص۱۹۱ شعر ۹ زباں کے بجائے نہاں

ص۱۹۲ شعر ۱ جائے کے بدلے جوی

ص۱۹۳ شعر ۸ عجب کے بجائے عبث

ص۱۹۴ شعر ۵ وصال کے بجائے خیال

ص۱۹۵ شعر ۳ ز دراز دست حُسنت کے بجائے ز درازدستی حسن

ص۱۹۵ شعر ۶ بیدوست کے بجائے بیدست

ص۱۹۶ شعر ۲ زندگانی کے بجائے رنج و بدگمانی

ص۲۰۲ شعر ۸ دیدہ کے بجائے چہرہ

ص۲۰۳ شعر ۲ نفس کے بجائے قفس

ص۲۰۳ شعر ۹ خامہ کے بجائے خانہ

ص۲۰۳ شعر ۸ پہلو کے بجائے قالب

ص۲۰۳ شعر ۱۲ خود کے بجائے جا

ص۲۰۵ شعر ۱۱ "کہ بندم آشیاں در گلستان" کے بجائے "بندو در گلستان آشیاں"

ص۲۰۶ شعر ۵ "بہر مجنوں می تراشد کوہکن" کے بجائے "شُد مراچوں استخواں ہمزدِ بدن"

ص۲۰۶ شعر ۷ آشنا کے بجائے آسیا

ص۲۰۶ شعر ۸ پُر کے بجائے مَر

ص۲۰۷ شعر ۱۲ "نمی توانم از دست جم گرفتن" کے بجائے "نمی توانند از دست ہم گرفتن"

ص۲۰۸ شعر ۱ از ضعف دست کے بجائے از دست ضعف

ص۲۰۸ شعر ۱۲ ز دردِ خود کے بجائے بکارِ خود

ص۲۱۰ شعر ۵ صنع کے بجائے صبح

ص۲۱۰ شعر ۹ خویشت کے بجائے رویشت

Scanned with CamScanner

ص۲۱۱ شعر۳ بہ زبان کے بجائے ز زباں

ص۲۱۳ شعر۸ خرامد کے بجائے چراقدد

ص۲۱۸ شعر۶ باشد آرے کے بجائے باز بینی

ص۲۲۰ شعر۵ کمی کے بجائے یکی

ص۲۲۰ شعر۸ "بہر کس جانکند صورت دیبا خالی" کے بجائے "کہ بہر کس نکند صورتِ دیبا خالی"

ص۲۲۱ شعر۱ ربودہ کے بجائے ربود است

ص۲۲۱ شعر۶ شدم کے بجائے شُدیم

ص۲۲۲ شعر۷ جزُ کے بجائے در

ص۲۲۳ شعر۸ کاشکے کے بجائے کاش بر

متن کے اس جزوی اختلاف کی نشاندہی اس لئے کی گئی ہے کیونکہ اس سے یا تو متن کے مجموعی مفہوم اور معنی میں مثبت فرق واقع ہو جاتا ہے یا یہ اختلاف، شعر کی بلاغت و فصاحت پر تعمیری طور پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ جس اثر کے تحت شعر زیادہ بلیغ و فصیح بن جاتا ہے۔ معمولی اور بالکل فروعی افراق کو درخورِ اعتنانہ سمجھتے ہوئے تحریر نہیں کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner